daewatan.com, Email, dailysadaewatan.lhr@gmail.com

Member CPNE

پاکستان کے عوام کی آواز

ABC CERTIFIED

Daily SADA-E-WATAN

روزنامہ صدائے وطن

لاہور پاکستان

CPL 375-

ایڈیٹرانچیف: شفقت محسن چودھری

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی/اسلام آباد، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

جلد: 14 | شمارہ: 233

سوموار 22 ربیع الاول 1442ھ 9 نومبر 2020ء 25 کاتک 2077ب

صفحات: 8 | قیمت: 14 روپے

فون نمبر: 042-37320133-4,37356798 فیکس: 042-37322122

روزنامہ صدائے وطن
Daily SADA-E-WATAN
گوجرانوالہ، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
www.daily sadaewatan.com
Email:dailysadaewatan.lhr@gmail.com
Ph.Lhr042-37320133-4
Fx.0423-7322122
پیر 24 صفر المظفر 1442ھ 12 اکتوبر 2020ء

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ کی حیات و خدمات

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اسلاف کے اس قافلہ کے فرد ہیں جنہیں متاخرین سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔آپؒ کی ذات والا صفات اپنے وقت کی ان مقتدر ہستیوں میں تھی جن کو قوم کی پیشوائی اور نباض امت ہونے کا سہرا سجتا ہے۔ آپؒ فقیہ تھے،علم و فقاہت سے نوازے گئے تھے اور فقاہت کے فضائل کے مستحق تھے۔آپؒ مصلح امت اور مربی قوم تھے،آپؒ نے یہ فریضہ صحیح معنوں میں ادا کیا۔آپؒ عقل عرفانی،علم ایمانی اور معرفت روحانی کے امام تھے۔آپؒ کو منقولات و معقولات کی نعمت و مہارت حاصل تھی۔

ولادت:حکیم الامتؒ کی ولادت یکم مارچ، 1894ء بروز جمعرات ہندوستان کے علاقے بدایوں میں ہوئی۔آپؒ اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے۔آپؒ کے والدِ گرامیؒ نے نظر مانی تھی کہ اگر میرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کو اللہ کے راستے میں وقف کروں گا۔پس جب آپؒ پیدا ہوئے تو آپؒ سے دنیاوی کام نہ لیا بلکہ آپؒ کو مکمل اسلامی تعلیم دلوائی۔

آباؤاجداد:آپؒ کے والد ماجد کا نام محمد یار خانؒ تھا۔اور دادا جی کا نام منور خانؒ تھا۔آپؒ حضرت یوسفؑ کی اولاد میں سے تھے۔یوسف زئی پٹھان تھے۔آپؒ کا دھدیال اور ننھیال دونوں طرف علمی گھرانے تھے۔

حلیہ شریف:آپؒ کا رنگ سرخی مائل،قد پانچ فٹ گیارہ انچ،داڑھی گھنی چار انگل لمبی،آپؒ شلوار قمیض یا کرتا پاجامہ پہنتے تھے۔کبھی کپڑے کی ٹوپی کبھی ترکی اور اکثر عمامہ استعمال کرتے تھے۔

تعلیم:حکیم الامتؒ نے قرآن مجید اپنے والد گرامی سے پڑھا۔پانچ سال کی عمر میں آپؒ نے ناظرہ مکمل کیا۔ابتدائی عربی کتب بھی والد صاحب کے پاس پڑھیں اور فارسی زبان کا مکمل کورس بھی ان ہی کے پاس کیا۔1899ء میں آپکی یہ ساری تعلیم مکمل ہوگئی۔پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے بدایوں شہر چلے گئے،وہاں آپ نے مدرسہ شمس العلوم میں پڑھا۔اس کے بعد آپ کے ایک رشتہ دار کی صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادیؒ سے واقفیت تھی وہ آپؒ کو مرادآباد لے گئے آپؒ جب مرادآباد میں صدر الافاضلؒ کے پاس آئے تو اس وقت وہ طلباء کو سبق پڑھا رہے تھے۔آپ نے دوران سبق اجازت لے کر کتاب کے ایک مضمون پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ مصنف کی لغزش ہے۔اعتراض کی تقریر بہت جاندار تھی اور انداز و اسلوب بھی متاثر کن تھے۔ہم سبق ساتھی حیران ہوگئے،پھر صدرالافاضلؒ نے آپ کے اعتراض کا بہترین اور مدلل جواب دیا تو آپ بہت متاثر ہوئے،آپ کے رشتہ دار نے آپ کو اسی مدرسہ میں داخلہ دلوایا،مرادآباد شریف میں آپ نے دو تین سال پڑھا۔الغرض آپؒ نے درس نظامی اور علوم متداولہ کی تکمیل انیس سال میں 1913ء میں کی۔

شادی:حکیم الامتؒ نے دو شادیاں کیں،پہلا نکاح شیخوپور ضلع بدایون کے ایک معزز افغان خاندان میں عبداللطیف خان کی صاحبزادی سے ہوا۔ان دنوں آپؒ دھوراجی (کاٹھیاواڑ) میں مدرس تھے۔نکاح کی تقریب اوجھیانی میں منعقد ہوئی،جس میں حضرت صدرالافاضلؒ بھی شریک ہوئے اور آپ ہی نے خطبہء نکاح پڑھا۔آپؒ کی یہ اہلیہ گجرات (پاکستان) کے دور تک زندہ رہیں۔آپؒ کی ساری اولاد ان ہی کے بطن سے ہے۔23 مئی 1949ء کو ان کا انتقال ہوگیا اور گجرات میں مدفون ہوئیں۔ مرحومہ ایک کھاتے پیتے گھرانے سے آئیں تھیں۔ اور آپؒ کے ساتھ انہوں نے وطن سے ہزاروں میل دور،ایک لمبی رفاقت کے جملہ نشیب و فراز،کمال استقامت کے ساتھ گذارے تھے۔جس میں فراخی کے دن بھی دیکھے۔مگر عسرت اور شدت کے دنوں میں بھی انہوں نے صبر و شکر کی خاموش اور باوقار زندگی گذاری۔مشکلات و شدات یا گردش ایام کا کبھی شکوہ ان کی زبان سے کسی نے نہ سنا۔انہیں اپنے شوہر کے منصب دینی اور اس کے تقاضوں کا کامل احساس تھا۔صرف گجرات کے زمانہ میں سینکڑوں خواتین،بچوں اور بچیوں نے آپؒ کی اہلیہ مرحومہ سے پورا قرآن با تجوید پڑھا تھا۔آپؒ کو مرحومہ کے انتقال پر گہرا صدمہ ہوا کہ یہ ایک ایسے ساتھی کا فراق تھا جس نے دنیا کے امور کے بعد دینی فرائض کی ادائیگی میں ان کے دوش بدوش محنت اور جانفشانی سے کام کیا تھا۔ان کے وصال کے بعد تین سال حکیم الامتؒ نے دوسری شادی نہ کی۔تین سال کے بعد آپؒ نے دوسری شادی کی،یہ بھی بہت نیک خاتون تھیں۔اور مجاہدہ اور ریاضت کرنا ان کی خوبی تھی۔اس نیک خاتون کو مکاشفہ کی نعمت بھی حاصل تھی۔اس پارساء خاتون کا روحانی سلسلہ خاندان عالیہ گولڑہ شریف سے تھا۔یہ شادی 1955ء میں ہوئی،اس نیک خاتون کی وفات 1971ء میں ہوئی۔اس نیک خاتون کی اولاد نہ تھی اور یہ بیوہ تھیں مگر انہوں نے آپؒ کی پہلی اولاد کو اپنے پیٹ کی اولاد تصور کیا۔اور اولاد نے بھی ان کو ماں کا درجہ دیا۔

اولاد:حکیم الامتؒ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ایک بیٹی بچپن ہی میں فوت ہوگئیں باقی تمام اولاد جوان ہوئی۔آپؒ کے بڑے بیٹے کا نام مصطفیٰ میاںؒ تھا اور چھوٹے بیٹے کا نام محمد میاںؒ تھا۔مصطفیٰ میاںؒ کو مفتی مختار احمد نعیمی کے نام سے شہرت ملی اور محمد میاںؒ کو مفتی اقتدار احمد نعیمی کے نام سے جانا گیا۔ دونوں صاحبزادگان کا وصال ہو چکا ہے۔باری تعالیٰ ان پر ان گنت نعمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔آمین

تدریس:آپؒ فراغت از علوم متداولہ کے فوراً بعد ہی تدریس کی خدمت شروع کر دی۔1914ء سے لیکر 1971ء تک آپ نے تدریس کی۔آپؒ نے تدریس کی ابتداء جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے کی۔پھر ہندوستان کے ایک اور علاقہ دھوراجی کاٹھیاوار میں چلے گئے وہاں پڑھاتے رہے۔اس کے بعد کچھوچھہ شریف (انڈیا) تشریف لے گئے وہاں پڑھاتے رہے۔ادھر مفتیء اعظم پاکستان علامہ پیر سید ابوالبرکات شاہؒ نے صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادیؒ سے رابطہ کر کے درخواست کی کہ مفتی صاحب کو لاہور روانہ فرما دیا جائے۔لاہور سے آپؒ کو بھکھی شریف ضلع گجرات میں حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہؒ کے دارالعلوم میں بھجوایا گیا۔مگر آپؒ کو یہاں کوئی دلگی پیدا نہ ہوسکی۔دل برداشتہ ہو کر لاہور پہنچے اور ارادہ کر رہے تھے کہ وطن واپس چلے جائیں۔یہ وہ زمانہ تھا جب صاحبزادہ سید محمود شاہؒ (ابن پیر سید ولایت علی شاہؒ) حزب الاحناف لاہور میں زیر تعلیم تھے۔انہیں علم تھا کہ گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ کے دارالعلوم کیلئے کسی جید عالم دین کی ضرورت ہے چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے سید ابوالبرکات شاہؒ کی وساطت سے حکیم الامتؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ وطن واپس نہ جائیں اور میرے ساتھ گجرات تشریف لے چلیں۔اہل گجرات کی خوش بختی کہ آپؒ کچھ انکار کے بعد محمود شاہؒ کے بار بار عرض کرنے پر رضا مند ہوگئے۔آپؒ گجرات تشریف لائے اور پھر وہ گجرات کے اور گجرات ان کا ہو کر رہ گیا۔

تلامذہ:آپؒ کے زمانہ کے رواج کے مطابق مکمل تحریری نظام نہ تھا کہ طلباء و فضلاء کا مکمل نظام و اندراج اور انتظام و دستاویز کی پابندی کی جاتی لہٰذا یہ اندازہ کرنا مشکل ہوگیا کہ مکمل تعداد ان علماء و فضلاء کی کتنی ہے۔بہر حال آپؒ نے بہت سے لوگوں کو عالم و فاضل بنایا تھا،کچھ نام یہ ہیں:حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہؒ (بانی جامعہ محمدیہ بھکھی شریف)، پیر سید ولایت علی شاہؒ (آپؒ کا تعلق گجرات سے تھا،امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوریؒ کے خلیفہ تھے)،مفتی محمد حسین نعیمیؒ (بانی جامعہ نعیمیہ لاہور)،قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادریؒ (سجادہ نشین مراڑیاں شریف)،محدثِ نیک آبادی مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ (سجادہ نشین مراڑیاں شریف)،پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ (سجادہ نشین مراڑیاں شریف)،شیخ الحدیث مولانا غلام علی اوکاڑویؒ (علامہ کوکب نورانی کے والد خطیبِ پاکستان مولانا شفیع اوکاڑویؒ کے استاذ)،صاحبزادہ مسعود الحسنؒ (چورہ شریف)، صاحبزادہ سید حامد علی شاہؒ (چورہ شریف)،صاحبزادہ ارشاد حسین شاہ (چورہ شریف)،صاحبزادہ حاجی احمد شاہؒ (آستانہ عالیہ شہنشاہِ ولایت گجرات)،مفتی وقار الدینؒ (چاٹگام مشرقی پاکستان)،مولانا عبدالکریمؒ (بنگلہ دیش)،علامہ سید مختار اشرف کچھوچھویؒ (انڈیا)، علامہ قاضی عبدالنبی کوکبؒ (لاہور)، صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمیؒ،صاحبزادہ مفتی مختار احمد خاں نعیمیؒ۔

فکرِ رضا
محمد گوہر طفیل
Muhammadgohartufail@gmail.com

تصنیفات:حکیم الامتؒ نے کل پانچ سو کے قریب کتب تصنیف کیں۔جن میں سے اکثر ہندوستان کی تقسیم کے موقع پر ضائع ہوگئیں جو باقی بچیں ان میں کچھ شائع ہوئیں اور کچھ ابھی تک شائع نہ ہوسکیں۔چند کے نام یہ ہیں:تفسیر نعیمی (اس تفسیر کو گیارھویں پارے کے آخری ربع تک مکمل کر چکے تھے کہ آپؒ کا وصال ہوگیا باقی تفسیر آپ کے صاحبزادہ صاحب نے مکمل کی اس کی کل اٹھارہ جلدیں ہیں)،نورالعرفان فی حاشیہ القرآن،علم المیراث (قانونِ وراثت پر عمدہ نصابی کتاب ہے۔پہلے گجراتی کاٹھیاواری زبان میں اور بعد میں اردو میں شائع ہوئی۔)،جاء الحق وزھق الباطل (اختلافی مسائل کے بارے میں مدلل کتاب ہے۔اسکا دوسرا نام ”فیصلہ مسائل“ بھی ہے۔امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہؒ نے اس کو بہت پسند فرمایا،آپؒ نے ہی اس کا نام جاء الحق رکھا)،شان حبیب الرحمٰن (اس کتاب میں وہ قرآنی آیات جمع کردی گئیں جن میں حضورﷺ کی بالصراحت نعت کا مضمون پایا جاتا ہے)، اسلامی زندگی (اس کتاب میں غیر اسلامی رسومات سے بچنے کی تلقین اور تقریبات پر اسلامی آداب اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔)، سلطنتِ مصطفیٰﷺ (نبی کریمﷺ کے کمالات و خصوصیات کی تشریح کی گئی ہے)،دیوانِ سالک (یہ نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔)،علم القرآن (قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھنے والوں کے لیے اس کتاب میں بہت اہم اصول و قوائد بیان کیے گئے ہیں۔)،رسالہء نور (نورِ مصطفیٰﷺ کے بیان میں)،اسرار الاحکام (شریعت کے احکام و مسائل کی عقلی حکمتیں)، رحمتِ خدا بوسیلہ اولیاء (مسئلہ استمداد و توسل پر مدلل کتاب)،مرأت المناجیح (حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کی اردو شرح۔یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے)، نعیم الباری فی انشراح البخاری (بخاری شریف پر عربی حاشیہ،یہ ابھی طبع نہیں ہوا)،مواعظِ نعیمیہ (حکیم الامتؒ کے مواعظ اور تقاریر کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا ہے)،سفرنامہ ایران و ایراق حجاز و شام (حکیم الامتؒ جب خشکی کے راستے پر حج کے لئے تشریف لے گئے تب اس موقع پر لکھا گیا۔)، حضرت امیر معاویہؓ پر اک نظر،الکلام المقبول فی طہارۃ نسبت الرسول،فتاویٰ نعیمیہ

حکیم الامتؒ اور تحریکِ پاکستان:حکیم الامتؒ کو قائدِ اعظم محمد علی جناح سے بہت محبت تھی۔آپ نے تحریک پاکستان میں قائد اعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔ آپ مسلم لیگ کو پورے برصغیر کے مسلمانوں کی اساس اور بنیاد قرار دیتے تھے۔جب آپ کے استاد و پیر و مرشد نے قائدِ اعظم کی حمایت میں بنارس کانفرنس منعقد فرمائی تو آپ اپنے استاد کے شانہ بشانہ رہے۔اور گجرات سے مختلف وفود بنارس بھیجتے رہے۔پاکستان کی ووٹنگ کے دن آپ گجرات سے اپنے وطن صرف ایک اپنے ووٹ کے لیے تشریف لے گئے۔جب آپ اپنے وطن اوجھیانی پہنچے تو ووٹنگ بند ہونے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا مگر ایک منٹ کا وقت باقی تھا لہٰذا آپ کے لیے عملے نے اپنا بستہ کھولا مہر نکال کر آپ کا ووٹ ڈلوایا اور پھر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور گنتی کیلئے پولنگ اسٹیشن کے دروازے بند کر دیے گئے۔اس طرح پورے ملک میں گویا آپ کا ووٹ آخری تھا۔حسنِ اتفاق،اوجھیانی شہر میں مسلم لیگ گیارہ ہزار گیارہ ووٹوں سے جیتی یعنی گیارھواں ووٹ آپ کا تھا۔

حکیم الامت کا لقب:1957ء میں آپ کو ملک کے جید علماء و صوفیاء کرام کی طرف سے ”حکیم الامت“ کا لقب حاشیہ قرآن مجید لکھنے پر دیا گیا۔ان علماء و صوفیائے کرام کے نام جنہوں نے ”حکیم الامت“ کے لقب سے نوازا:محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادریؒ،غزالیء زماں مولانا سید احمد سعید کاظمیؒ،پیر سید غلام محی الدین گیلانی المعروف بابو جیؒ آف گولڑہ شریف،پیر سید معصوم شاہ نوشاہیؒ،سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ،شیخ الحدیث علامہ عبدالغفور ہزارویؒ،پیر سید محمد حسین شاہ ابن پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوریؒ،قاری احمد حسینؒ خطیب اعظم عیدگاہ گجرات،صاحبزادگان صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادیؒ

درس قرآن:آپ بعد نماز فجر قرآن مجید اور حدیث پاک کا درس فرمایا کرتے تھے،آدھا گھنٹہ قرآن مجید کا اور پندرہ منٹ حدیث پاک کا،اس میں کبھی بھی زیادتی یا کمی نہ ہوتی۔درس قرآن و حدیث عجب روح پرور محفل ہوتی تھی۔دس دس میل بلکہ دور دور شہروں سے لوگ یہ درس سننے کیلئے آتے تھے۔اس کی وسعتِ علمی کا یہ حال تھا کہ چالیس سال میں صرف ایک بار قرآن مجید ختم ہوا۔دوسری مرتبہ شروع ہوا تو گیارہویں پارے تک پہنچے تھے کہ آپؒ کا وصال ہو گیا۔آپؒ کی تقاریر کا ایک ہی مرکز و محور تھا اور وہ یہ تھا:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
گر باؤ نرسیدی،تمام بولہبی است

تین ماہ کی زندگی:حکیم الامتؒ کے ایک شاگرد حافظ سید علی شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دورانِ سیاحت استاذِ گرامیؒ فرمانے لگے حافظ صاحب! آپکو ایک بات بتاؤں؟ کسی سے کہنا نہیں۔میں نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں۔فرمانے لگے کہ میری تقدیری عمر کل گذشتہ ختم ہوچکی ہے۔آج سے دس دن پہلے میں نے آقاؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اتنی مہلت اور عطا فرمائیے کہ میں آیت مبارک الاان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ۔۔۔۔۔(پارہ نمبر گیارہ،سورۃ یونس آیت نمبر 62) کی تفسیر لکھ لوں۔میری یہ التجاء منظور ہوگئی اور تین ماہ کی مزید زندگی سرور کائناتؐ نے رب تعالیٰ سے دلوادی ہماری اب یہ زندگی عطیہء سرکارؐ ہے۔یہ بات آپؒ کے وصال کے بعد آپ کے شاگرد نے بیان کی۔

وصال:حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ نے اپنی ساری زندگی دین حق کے لیے وقف کردی۔وہ تا حیات تبلیغ و تدریس،تعلیم و اعلام میں مصروف رہے۔آخری ایام زندگی میں بیمار ہو کر لاہور ہسپتال میں داخل ہوئے۔3 رمضان المبارک 1391ھ بروز اتوار بمطابق 24 اکتوبر 1971ء کو گجرات پاکستان میں داعی اجل کو لبیک کیا اور موت کی آغوش ہوگئے۔آپ کی نماز جنازہ مفتیء اعظم پاکستان پیر سید ابوالبرکات شاہؒ (بانی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور) نے پڑھائی۔آپؒ کا مزار شریف گجرات شہر کے چوک پاکستان کے قریب مفتی احمد یار خان روڈ پر واقع ہے۔جہاں آپ نے برسہا برس درس قرآن و حدیث دیا،اسی کمرہ میں آپؒ کی آخری آرامگاہ بنی جو مرجع خلائق ہے۔

آپؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 24 اکتوبر کو گجرات شہر میں نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔